THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

"اسلامی ریاست میں پولیس کا آغاز: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کا تجزیاتی مطالعہ"

" THE EMERGENCE OF POLICING IN THE ISLAMIC STATE: AN ANALYTICAL STUDY OF THE ERA OF CALIPH UMAR FAROOQ (RA)"

Muzaffar Ali Junejo
MPhil Islamic culture,University of Sindh
junejoma05@gmail.com
Muhammad Ashraf
junejoashraf02@gmail.com

Abstract:

This study explores the emergence and development of the policing system in the early Islamic state during the era of Caliph Umar Farooq (RA). It examines how a structured approach to law enforcement was initiated to ensure justice, maintain public order, and safeguard the rights of citizens. The research highlights the foundational principles that guided the policing system, including accountability, equality before the law, and moral responsibility. It further analyzes the key roles performed by officials responsible for maintaining security, as well as the administrative and institutional reforms introduced during this period. The study also evaluates the broader social and political impacts of these measures, demonstrating how they contributed to stability, trust in governance, and the effective functioning of the state. By providing an analytical perspective, this paper underscores the significance of Umar Farooq's (RA) contributions as a model for ethical and community-oriented policing in both historical and contemporary contexts.

Keywords: Islamic State , Policing System , Caliph Umar Farooq (RA) , Early Islamic Governance , Law Enforcement , Justice , Public Order , Accountability , Equality Before Law , Moral Responsibility , Administrative Reforms , Institutional Development , Security Management , Governance , Rule of Law , Social Stability , Political Impact , Islamic Administration , Historical Analysis ,Community-Oriented Policing

اسلامی ریاست کی تشکیل کے ساتھ ہی ایک منظم اور عادلانہ نظامِ حکومت کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی، جس میں امن و امان کا قیام بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ریاستی نظم و نسق کو مؤثر بنانے کے لیے مختلف اداروں کی بنیاد رکھی گئی، جن میں پولیس کا ادارہ نمایاں اہمیت کا حامل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف امن عامہ کے قیام کو یقینی بنایا بلکہ قانون کی بالادستی، عدل و انصاف اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک منظم نظام وضع کیا۔ یہ نظام محض سزاؤں تک محدود نہ تھا بلکہ اس میں نگرانی، احتساب اور اخلاقی ذمہ داری جیسے اصول بھی شامل تھے۔

نظامِ پولیس کے قیام کی ضرورت اور اس کی بنیاد:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی ریاست کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار، مختلف قوموں کی شمولیت، اور ریاستی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لیے پولیس کے منظم نظام کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل، عرب معاشرے میں نظم و ضبط قائم رکھنے کا کوئی باقاعدہ ادارہ موجود نہیں تھا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خلا کو محسوس کرتے ہوئے ایک جامع اور عملی نظام متعارف کرایا۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

"وكان عمر أول من اتخذ الشرطة في الإسلام وجعل لها رئيساً يدير شؤونها ويقوم على تنفيذ القوانين وإقامة العدل"[1]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازاروں کے نگران کے طور پر ایک ایماندار اور دیندار شخص کو مقرر کرتے تھے تاکہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکے اور دھوکہ دہی اور خیانت کو روکا جاسکے۔

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی ریاست میں پولیس کے نظام کو پہلی مرتبہ منظم انداز میں قائم کیا اور اس کے لیے ایک سربراہ مقرر کیا جو شریعت کے مطابق قانون کا نفاذ کرتا تھا۔

پولیس کے ادارے کا فنی اور انتظامی ڈھانچہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت تاریخ اسلام کا ایک سنہری دور تھا، جس میں نظم وضبط، انصاف، اور شفاف حکمرانی کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا گیا۔ پولیس کے ادارے کو ریاستی انتظامیہ کے ایک اہم ستون کے طور پر مضبوط کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کا انتخاب نہ صرف ان کی جسمانی طاقت اور جنگی مہارت کی بنیاد پر کیا بلکہ ان کی اخلاقی قابلیت، تقویٰ اور علم کے لحاظ سے بھی ان کا انتخاب کیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پولیس کے اہلکاروں کو محض قانون نافذ کرنے والے ادارے کے طور پر نہیں دیکھتے تھے بلکہ ان کا کردار معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے افراد کا بھی تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف علاقوں کے لیے پولیس کے افسران کا تقرر کیا، جنہیں "شوراع" یا پولیس کے سربراہ کہا جاتا تھا۔ ان افسران کو مختلف گلیوں اور محلوں کی نگرانی کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، پولیس افسران کے لیے ایک مرکزی حکام کی حیثیت "عُمّال" یعنی مقامی حکام کے ذریعے پولیس کی نگرانی کی جاتی تھی، جو ریاستی قوانین اور حکومتی اصولوں کے مطابق کام کرتے تھے۔[2]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کی شکایات پر فوراً توجہ دیں تاکہ معاشرتی امن قائم رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو اس بات کا پابند کیا تھا کہ وہ کسی بھی ظلم یا زیادتی کے مرتکب نہ ہوں، اور جو بھی پولیس کے اہلکار اس اصول کی خلاف ورزی کرتا، اس کے خلاف سخت کاروائی کی جاتی تھی۔

پولیس کے ادارے کا قیام اور مقاصد:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور اسلامی تاریخ کا ایک سنہری دور تھا جس میں ریاست کے نظم وضبط کو قائم کرنے کے لیے مختلف اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف سیاسی اور مذہبی مسائل کے حل کے لیے اقدامات کیے بلکہ سماجی انصاف کے لیے بھی ایک جامع نظام وضع کیا۔ اس دوران پولیس کے ادارے کی اہمیت خاص طور پر اجاگر ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں اس بات کو یقینی بنایا کہ ریاست کے ہر حصے میں نظم وضبط قائم ہو۔ پولیس کے ادارے کا قیام اسی مقصد کے تحت عمل میں آیا تاکہ اسلامی ریاست میں امن قائم رکھا جاسکے اور اسلامی قوانین کی پاسداری کی جاسکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو ریاستی قوانین کے نفاذ کا اختیار دیا اور ان پر یہ ذمہ داری عائد کی کہ وہ لوگوں کے حقوق کا تحفظ کریں اور شریعت کے مطابق کسی بھی بدعنوانی یا

1۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 296، دار الفکر، 1990

2۔ ابن جریر الطبری. تاریخ الطبری جلد 3، صفحہ 230، دار الفکر، 2001

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

مجرمانہ سرگرمی کو روکا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات واضح کی کہ پولیس کا بنیادی مقصد صرف مجرموں کو پکڑنا نہیں بلکہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہے۔ ان کے مطابق پولیس کے اہلکاروں کو عوامی مسائل کے حل میں بھی حصہ دار بنایا جانا چاہیے تاکہ عوام میں حکومت کا اعتماد قائم ہو سکے۔[1]

پولیس کے اہلکاروں کے تقرر کے اصول:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے اہلکاروں کے تقرر کے لیے سخت اصول وضع کیے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے اہلکاروں کے انتخاب میں دینی تقویٰ، ایمانداری اور صلاحیتوں کو اہمیت دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اصول تھا کہ پولیس کے اہلکاروں کو ہر طرح کی بدعنوانی سے پاک ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے فرائض کو درست طور پر انجام دے سکیں۔ پولیس کے افسران کو اخلاقی تربیت دی گئی تاکہ وہ معاشرتی امن کے لیے کام کریں اور کسی بھی نوع کی زیادتی یا ظلم سے بچیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس افسران کو یہ ہدایت تھی کہ وہ عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور کسی بھی قسم کے ظلم یا زیادتی سے بچیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا تھا کہ:

"حاکم کی اصل طاقت اس کے اخلاق میں ہوتی ہے، نہ کہ اس کی قوت میں۔[2]

پولیس کی ذمہ داریاں اور اختیارات:

امن و امان کا قیام:

پولیس کی بنیادی ذمہ داری معاشرتی امن و امان قائم رکھنا تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ریاست کے مختلف شہروں اور علاقوں میں پولیس اہلکار تعینات کیے، جو عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے گشت کرتے تھے۔ طبری بیان کرتے ہیں :

"كان عمر يتفقد أحوال الناس بنفسه، ومعه رجال الشرطة يطوفون بالليل لحفظ الأم"[3]

ترجمہ: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود رات کے وقت گشت کرتے اور پولیس کو بھی عوام کے تحفظ کے لیے سرگرم رہنے کی تاکید کرتے تھے۔

جرائم کی روک تھام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس کو اختیار دیا کہ وہ مجرموں کو گرفتار کریں اور انہیں اسلامی قوانین کے تحت عدالت میں پیش کریں۔ اس مقصد کے لیے پولیس کو مکمل تربیت اور اختیارات دیے گئے۔ امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"وكانت الشرطة مسؤولة عن القبض على المجرمين والحرص على تقديمهم إلى القضاء ليأخذوا جزاءهم وفقاً للشريعة"[4]

ترجمہ: پولیس مجرموں کو گرفتار کرنے اور شرعی قانون کے مطابق سزا پانے کے لیے انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانے کی ذمہ دار تھی۔

بازاروں کی نگرانی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بازاروں میں تاجروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے محتسب کا عہدہ قائم کیا، جو ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، اور دھوکہ دہی جیسے جرائم کی روک تھام کرتا تھا۔ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

1۔ ابن حبان، محمد بن حبان. الثقات جلد7، صفحہ 45، دارالمعرفہ، 2002

2۔ شاطبی، ابو اسحاق. الموافقات في أصول الشريعة صفحہ 150، دار الکتب، 1992

3۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد4، صفحہ 261، دار الکتب العلمیہ، 1997

4۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد4، صفحہ 261، دار الکتب العلمیہ، 1997

"وكان عمر يولي الأسواق رجلاً أميناً من أهل الدين والورع، ليحفظ حقوق الناس ويمنع الغش والخيان"[1]

ترجمہ: سیدنا عمر بازاروں کی نگرانی کے لیے اہل دین اور تقویٰ لوگوں میں سے کسی کو نگران مقرر کرتے تھے تاکہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور دھکہ دیہ اور خیانت سے روکا جائے۔

رات کی گشت اور عوامی مسائل کا حل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس اہلکاروں کو حکم دیا کہ وہ رات کے وقت گشت کریں تاکہ کسی بھی ناگہانی واقعے سے بروقت نمٹا جاسکے۔ اس کے علاوہ، رات کی گشت کے دوران عوامی مسائل کو فوری طور پر حل کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے اہلکاروں کے لیے مخصوص ذمہ داریاں اور اختیارات وضع کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ یقین تھا کہ پولیس کے اہلکاروں کو اپنی طاقت کا استعمال صرف مجرمانہ سرگرمیوں کے تدارک کے لیے کرنا چاہیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف احتساب کے طریقے وضع کیے۔ پولیس کے افسران کو عوامی شکایات اور ان کی فلاح و بہبود کے حوالے سے بھی جوابدہ بنایا گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کو اس بات کی تاکید کی کہ وہ ریاستی قوانین کے نفاذ میں ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھیں اور انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کا کام صرف مجرمانہ کارروائیوں کی روک تھام تک محدود نہیں تھا، بلکہ یہ عوامی فلاحی کاموں جیسے فقراء کی مدد، یتیموں کی دیکھ بھال، اور بے گھر افراد کے لیے پناہ فراہم کرنے میں بھی شامل تھا۔[2]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے اہم کردار:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت اسلامی تاریخ میں عدل، انصاف، اور حکومتی نظم و نسق کی ایک روشن مثال ہے۔ آپ کی اصلاحات میں پولیس کے ادارے کو مرکزی حیثیت حاصل تھی جس کا مقصد ریاست میں امن و امان قائم کرنا، قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانا اور عوامی فلاح و بہبود کو فروغ دینا تھا۔ آپ نے پولیس کو صرف طاقت کا نمونہ نہیں بنایا بلکہ اسے معاشرتی بہتری اور انصاف کے اصولوں کے نفاذ کا آلہ بھی بنایا۔

آپ کی اصلاحات میں پولیس کے کردار کو بیان کرتے ہوئے کئی اہم نکات سامنے آتے ہیں:

امن و امان کا قیام: پولیس کا اہم کردار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران پولیس کو ریاست کے ہر علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے متحرک رکھا۔ آپ نے پولیس کو لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور ظالموں کا پیچھا کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ کے دور میں پولیس کا کردار نہ صرف جرائم کی روک تھام تھا بلکہ یہ عوامی تحفظ کا ایک اہم ادارہ بن گیا تھا۔

ابن عساکر نے لکھا :

"وكان عمر يجعل رجال الشرطة في الأسواق والشوارع، يحفظون الأمن ويمنعون الظلم والاعتداء" [3]

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازاروں اور سڑکوں پر پولیس اہلکاروں کو تعینات کرتے تھے تاکہ وہ امن و امان قائم رکھیں اور ظلم و زیادتی کو روکتے۔ "

رات کا گشت: پولیس کی نگرانی

1۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، جلد 2، صفحہ 59، دار الکتب العلمیہ، 2002

2۔ ابن حبان، محمد بن حبان. الثقات جلد 7، صفحہ 95، دار المعرفہ، 200

3۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، جلد 44، صفحہ 351، دار الفکر، 1995

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی رات کے وقت شہر میں گشت کرتے تھے تاکہ شہر کے حالات کا خود جائزہ لے سکیں اور یہ دیکھ سکیں کہ کوئی شخص پریشانی میں نہ ہو۔ اس کے علاوہ، حضرت عمر نے پولیس کو بھی رات کو گشت کرنے کا حکم دیا تاکہ جرائم کا سدباب کیا جا سکے اور عوام کو تحفظ مل سکے۔ امام طبری نے اس بارے میں بیان کیا :

"كان عمر يطوف بالليل ومعه رجال الشرطة، يتفقد أحوال الناس ويحرس الأحياء"[1]

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنے ساتھ پولیس کے اہلکاروں کو رکھتے تھے تاکہ وہ لوگوں کی حالت کا جائزہ لیں اور آبادیاں محفوظ رہیں۔"

بازاروں میں نگرانی: پولیس کا اقتصادی کردار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ صرف شہری تحفظ کے لیے پولیس کو متحرک کیا بلکہ اقتصادی نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لیے بھی پولیس کو ذمہ دار بنایا۔ آپ نے محتسب مارکیٹ انسپکٹر) کا ادارہ قائم کیا جسے پولیس کے ساتھ مل کر مارکیٹ میں دھوکہ دہی، ذخیرہ اندوزی اور ناپ تول میں کمی جیسے جرائم کو روکنے کی ذمہ داری سونپی۔ ابن عبد البر نے اس بارے میں کہا :

"وكانت الشرطة تتولى الرقابة على الأسواق بالتعاون مع المحتسبين لضمان نزاهة المعاملات التجارية"[2]

ترجمہ: "پولیس بازاروں میں محتسب کے ساتھ مل کر تجارتی معاملات کی نگرانی کرتی تھی تاکہ کاروباری معاملات میں شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔"

پولیس کا شریعت کے مطابق قانون کا نفاذ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ شریعت کے مطابق قانون کو نافذ کرے اور کسی بھی ظلم یا ناانصافی کو برداشت نہ کرے۔ آپ نے اپنی حکومت میں انصاف کی حکمرانی کے اصولوں کو مضبوط کیا اور پولیس کو ہر طبقے کے افراد کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کی ہدایت دی۔ امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو اس طرح بیان کیا :

"كان رجال الشرطة في عهد عمر يتقيدون بالشريعة، ويقومون بتنفيذ الأحكام الشرعية بدون محاباة "[3]

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پولیس اہلکار شریعت کے مطابق عمل کرتے تھے اور بغیر کسی جانبداری کے شرعی احکام کا نفاذ کرتے تھے۔ "

مجرموں کی گرفتاری اور پولیس کی احتسابی ذمہ داری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ کسی بھی مجرم کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کے خلاف ٹھوس شواہد کی جانچ پڑتال کریں تاکہ کسی بے گناہ کو سزا نہ دی جائے۔ آپ نے پولیس کے افسران کے احتساب کا ایک مضبوط نظام قائم کیا تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھائیں۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بارے میں بیان کیا :

"وكانت الشرطة مسؤولة عن تقديم المجرمين إلى القضاء، والتأكد من حصولهم على محاكمة عادلة"[4]

ترجمہ: "پولیس کی ذمہ داری تھی کہ وہ مجرموں کو عدالت میں پیش کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں ایک منصفانہ مقدمے کی سماعت ملے۔"

عدلیہ کے ساتھ تعاون اور شریعت کی پاسداری

1۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد 4، صفحہ 325، دار الکتب العلمیہ، 1997

2۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، جلد 2، صفحہ 112، دار الکتب العلمیہ، 2002

3۔ ماوردی، الأحکام السلطانیۃ، صفحہ 147، دار السلام، 2013

4۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، جلد 7، صفحہ 70، دار الفکر، 1995

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس اور عدلیہ کے درمیان ہم آہنگی قائم کی تاکہ دونوں ادارے ایک دوسرے کی مدد کر سکیں اور اسلامی قوانین کی پاسداری کو یقینی بنایا جا سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عدلیہ اور پولیس دونوں ایک ہی مقصد کے تحت کام کر رہے تھے، یعنی عوام میں انصاف کی فراہمی اور شریعت کی تعلیمات کو نافذ کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پولیس افسران کو اس بات کی ہدایت دی کہ وہ عدلیہ کے فیصلوں کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہ کریں اور ان کی ہدایات کے مطابق ہی کارروائی کریں۔ اس تعاون سے نہ صرف پولیس کی کارکردگی میں بہتری آئی بلکہ عوام کا ریاستی اداروں پر اعتماد بھی بڑھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو اس بات کی بھی ہدایت دی کہ وہ لوگوں کے خلاف ظلم نہ کریں اور عدلیہ کے فیصلوں کو بغیر کسی تعصب کے نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا تھا کہ:

"إنما أنزلت هذه الحدود رحمة من الله، فلا تعطلها غضباً على الناس"[1]

ترجمہ: "یہ حدود اللہ کی طرف سے رحمت کے طور پر نازل کی گئی ہیں، لہٰذا لوگوں پر غصے کی وجہ سے انہیں معطل نہ کرو۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے نظام نے اسلامی ریاست میں نظم و ضبط کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو نہ صرف مجرمانہ سرگرمیوں کے تدارک کے لیے استعمال کیا بلکہ ریاستی قوانین اور اسلامی احکام کے نفاذ میں بھی اس کا استعمال کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے اہلکاروں کی تربیت اور تقرر کے اصول بہت واضح تھے، جن کا مقصد صرف جرائم کا تدارک نہیں بلکہ عوام کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس اور عدلیہ کے درمیان تعاون کے ذریعے ایک ایسا نظام قائم کیا جس میں انصاف کی فراہمی اور شریعت کی پاسداری یقینی بنائی گئی۔

پولیس کے ادارے کا سماجی ذمہ داریوں میں کردار

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کا کردار صرف مجرمانہ سرگرمیوں کی روک تھام تک محدود نہیں تھا بلکہ یہ عوامی فلاح و بہبود میں بھی اہم کردار ادا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کو عوام کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت دی تھی تاکہ وہ صرف قانون کے نفاذ میں ہی نہیں، بلکہ عوامی شکایات کا حل اور ان کے حقوق کا تحفظ بھی کریں۔ آج کے دور میں بھی پولیس کے ادارے کو عوامی فلاح و بہبود کے پروگراموں میں فعال حصہ دار بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، پولیس کو سماجی مسائل جیسے تعلیم، صحت، اور غربت کے خاتمے میں حصہ دار بنانے سے پولیس کے کردار کو مزید مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

پولیس اور عوام کے درمیان تعلق:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اصول تھا کہ ریاستی حکام، خصوصاً پولیس، کا بنیادی مقصد عوام کی فلاح و بہبود اور ان کی مشکلات کا حل ہونا چاہیے۔ پولیس کو عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی ہدایت دی گئی تھی تاکہ معاشرتی امن اور سکون قائم رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پولیس کے اہلکار عوام کی خدمت میں مصروف رہیں اور ان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس اصول کو اپنانا شروع کیا کہ پولیس افسران کو عوامی مقامات پر نظر آنا چاہیے اور ان کے ساتھ لوگوں کے مسائل پر بات کرنی چاہیے تاکہ عوامی سطح پر حکومت کا اعتماد بڑھ سکے۔ پولیس کی یہ حکمت عملی صرف جرائم کے تدارک تک محدود نہیں تھی بلکہ یہ سماجی ذمہ داریوں کو بھی شامل کرتی تھی، جس کے ذریعے پولیس نے عوام کے مسائل کے حل میں بھی اہم کردار ادا کیا۔[2]

1۔ وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية–الكويت، الموسوعة الفقهية الكويتية، الكويت: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، 2006

2۔ ابن حبان، محمد بن حبان. الثقات جلد 7، صفحہ 103، دار المعرفہ، 2002

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

پولیس کا خواتین اور یتیموں کے حقوق کے تحفظ میں کردار:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو اس بات کی ہدایت دی تھی کہ وہ خصوصاً خواتین اور یتیموں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ "اگر تم یتیموں کے حقوق کا تحفظ نہیں کرتے تو تمہاری حکومت میں کوئی حق نہیں۔" اس کا مقصد یہ تھا کہ پولیس ہر فرد کی حفاظت کرے، چاہے وہ کسی بھی طبقے یا صنف سے تعلق رکھتا ہو۔

ایک مشہور واقعہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پولیس افسر کو سخت تنبیہ کی کہ وہ ایک یتیم کے حقوق کا خیال نہیں رکھ رہا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ: "یہ ریاست اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر فرد، خاص طور پر کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ کرے۔"[1]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کا کردار صرف جرائم کے تدارک تک محدود نہیں تھا، بلکہ یہ ایک جامع نظام کے تحت عوامی فلاح و بہبود، معاشرتی انصاف اور قانون کے نفاذ کے لیے بھی کام کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے ادارے کو مضبوط کیا، اس کے افسران کی کارکردگی کی نگرانی کی، اور ان کے کردار کو معاشرتی انصاف کے ساتھ جوڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو عدلیہ کے فیصلوں کے نفاذ کے لیے ذمہ دار بنایا اور اس کے اہلکاروں کو عوام کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف کی فراہمی کے لیے تیار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس دور میں پولیس کا کردار ایک مثالی حکومتی ادارے کا تھا جس نے اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاستی نظم و ضبط کو برقرار رکھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کا نظام ایک مرتب اور منظم ادارہ بن گیا، جس کا مقصد صرف جرائم کی روک تھام نہیں تھا بلکہ معاشرتی انصاف اور عوامی فلاح بھی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے ادارے کو ریاستی طاقت کے ایک مظہر کے طور پر ترتیب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پولیس کی اصلاحات نے قانون کے نفاذ میں جدیدیت اور شفافیت کی بنیاد رکھی۔ ان اصلاحات کا مقصد یہ تھا کہ پولیس کی کارروائیوں میں عدلیہ کے فیصلوں کا احترام کیا جائے، عوامی شکایات کو فوری طور پر حل کیا جائے، اور جرائم کا قلع قمع کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے ادارے کی تنظیم کے حوالے سے اہم اقدامات کیے جن میں:

پولیس کے افسران کی اہلیت:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کے انتخاب میں معیار کو اہمیت دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اصول وضع کیا کہ پولیس کے افسران کا انتخاب نہ صرف ان کی جسمانی طاقت بلکہ ان کی اخلاقی، دینی، اور انتظامی صلاحیتوں کی بنیاد پر کیا جائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق پولیس افسران کو اصولوں کے مطابق عمل کرنے کی تربیت دینا ضروری تھا تاکہ وہ صرف طاقت کا استعمال نہ کریں بلکہ عدلیہ کے فیصلوں کو نافذ کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔

مقامی سطح پر پولیس کی تنظیم:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر علاقے میں پولیس کی ایک تنظیم قائم کی، جس کے ذریعے مقامی افسران اور اہلکاروں کی نگرانی کی جاتی تھی۔ اس کا مقصد تھا کہ ہر علاقے میں پولیس افسران اپنی ذمہ داریوں کو درست طریقے سے ادا کریں اور عوام میں خوف و ہراس کی بجائے انصاف کا ماحول قائم ہو۔

پولیس کے افسران کے لئے احتساب کا نظام:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کے احتساب کے لئے ایک مؤثر نظام قائم کیا تھا۔ ان افسران کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا تھا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور سچائی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ یقین تھا کہ پولیس افسران کا احتساب ان کی کارکردگی

1۔ ابن جریر الطبری. تاریخ الطبری جلد 3، صفحہ 200، دارالفکر، 2001

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے اور اس کے ذریعے عوام میں پولیس کے بارے میں اعتماد پیدا ہو گا۔[1]

پولیس کے افسران کی نگرانی اور عوامی شکایات کا حل:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے افسران کی نگرانی کا نظام بہت مضبوط تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پولیس افسران نہ صرف قانون کی پاسداری کریں بلکہ عوام کی شکایات کو سنجیدگی سے حل کریں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامی سطح پر پولیس افسران کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لیے ایک نگرانی کا نظام قائم کیا تھا جس کے تحت کسی بھی پولیس افسر کے خلاف شکایات کا فوری طور پر جائزہ لیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس افسران کو ہدایت دی تھی کہ وہ عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کی شکایات کا فوراً ازالہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ اصلاحات اس بات کو یقینی بناتی تھیں کہ پولیس کا ادارہ اپنے افسران کی اخلاقی اور پیشہ ورانہ کارکردگی کے لحاظ سے مضبوط ہو اور عوام کے اعتماد کا مستحق بنے۔[2]

پولیس اور عدلیہ کے تعلقات میں اصلاحات:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے ادارے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے پولیس اور عدلیہ کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ماننا تھا کہ پولیس کے افسران کو عدلیہ کے فیصلوں کی بغیر کسی تاخیر اور مشکوک عمل کے عملداری کرنا چاہیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پولیس کے افسران عدلیہ کی جانب سے دی جانے والی ہدایات کو بغیر کسی اعتراض کے نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت میں پولیس کے افسران کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ عدلیہ کے فیصلوں کو فوراً نافذ کریں، چاہے وہ فیصلہ کسی کے حق میں ہو یا مخالفت میں۔ اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ پولیس کبھی بھی عدلیہ کے فیصلوں کو نظر انداز نہ کرے، بلکہ ان کی مکمل پاسداری کی جائے تاکہ عوام میں حکومت کی ساکھ مزید مستحکم ہو۔[3]

پولیس اور عدلیہ کا باہمی تعلق:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پولیس اور عدلیہ کے درمیان ایک مضبوط اور ہم آہنگ تعلق تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پولیس کو عدلیہ کے فیصلوں پر عملدرآمد کے لیے مکمل اختیار دیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ہدایت دی کہ پولیس کے افسران کسی بھی عدلیہ کے فیصلے کے خلاف نہ جائیں اور اس پر مکمل طور پر عمل کریں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عدلیہ اور پولیس کے درمیان کسی قسم کی محاذ آرائی نہ ہو اور دونوں ادارے انصاف کے فروغ کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ کام کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقدام نے عدلیہ اور پولیس کے درمیان ایک مثالی توازن قائم کیا۔ عدلیہ پولیس کو قانون کے نفاذ کے لیے رہنمائی فراہم کرتی تھی، جبکہ پولیس عدلیہ کے فیصلوں کو میدان عمل میں نافذ کرتی تھی۔[4]

پولیس کی نگرانی اور احتساب:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے ادارے میں اصلاحات لانے کے لیے ایک جامع نظام وضع کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ یقین تھا کہ اگر پولیس کے افسران پر نظر نہ رکھی جائے تو وہ طاقت کا غلط استعمال کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ پولیس کے افسران کی کارکردگی کو باقاعدہ چیک کیا جائے تاکہ وہ اپنے فرائض سے غافل نہ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے افسران کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مختلف اہلکاروں کو مقرر کیا۔ ان اہلکاروں کا کام پولیس کے اہلکاروں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنا اور یہ دیکھنا تھا کہ وہ عوام کے ساتھ کیسا سلوک کر رہے ہیں، ان کی شکایات پر کیا کارروائی ہو

1۔ ابن جریر الطبری، تاریخ الطبری جلد 3، صفحہ 250، دار الفکر، 2001

2۔ ابن حبان، محمد بن حبان، الثقات جلد 7، صفحہ 100، دار المعرفہ، 2002

3۔ ابن تیمیہ، احمد، السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ 210، دار المعرفہ، 1997

4۔ ابن تیمیہ، احمد. السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ 210، دار المعرفہ، 1997

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

رہی ہے اور کیا پولیس کے افسران اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری سے نبھا رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے اہلکاروں کو اس بات کا پابند بنایا کہ وہ ریاست کے قوانین کو انتہائی احترام کے ساتھ نافذ کریں۔

ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پولیس افسر کو اس لیے معطل کر دیا کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ بد سلوکی کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پولیس افسر کی معطلی کا اعلان عوامی سطح پر کیا تاکہ دوسرے پولیس افسران کو یہ سبق ملے کہ اگر وہ انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی کریں گے تو ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔[1]

پولیس کے ادارے کی جدید تقاضوں کے مطابق تنظیم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں پولیس کے ادارے کی اصلاحات کے اصول آج کے دور میں بھی قابل اطلاق ہیں۔ آج کے دور میں جہاں عالمی سطح پر مختلف ریاستی، سماجی، اور اقتصادی چیلنجز ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پولیس کی اصلاحات کو جدید خطوط پر نافذ کیا جاسکتا ہے تاکہ پولیس کے ادارے کی کارکردگی میں بہتری آئے اور عوام کا اعتماد بڑھ سکے۔

پولیس کے اہلکاروں کی اہلیت اور تربیت:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آج کے دور میں پولیس کے افسران کا انتخاب ان کی اخلاقی، دینی، اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر کرنا ضروری ہے۔ آج کے دور میں پولیس کے افسران کو عوامی خدمت کی بنیاد پر تربیت دینی چاہیے تاکہ وہ نہ صرف جرائم کی روک تھام میں کامیاب ہوں بلکہ اپنے علاقے کے عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

مقامی سطح پر پولیس کی نگرانی اور احتساب:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کے افسران کی مقامی سطح پر نگرانی کا نظام تھا، جسے آج کے دور میں بھی اپنایا جاسکتا ہے۔ پولیس کے افسران کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لئے ایک مضبوط نگرانی کا نظام ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف پولیس کے افسران کی کارکردگی میں بہتری آئے گی بلکہ عوام کے اندر پولیس کے ادارے کے بارے میں اعتماد بھی بڑھے گا۔

پولیس اور عدلیہ کے تعلقات میں بہتری:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصلاحات میں پولیس اور عدلیہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے پر خاص توجہ دی گئی تھی۔ آج کے دور میں بھی پولیس کو عدلیہ کے فیصلوں کی مکمل پاسداری کرنی چاہیے اور کسی بھی فیصلے کے نفاذ میں تاخیر یا رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔

پولیس کے قیام کے اثرات:

جرائم کی شرح میں کمی:

پولیس کے قیام نے ریاست میں جرائم کی شرح کو نمایاں طور پر کم کیا۔ چوروں، ڈاکوؤں، اور دیگر جرائم پیشہ عناصر کو قانون کے تابع کیا گیا، جس سے ایک پرامن معاشرہ تشکیل پایا۔[2]

عدالتی نظام کی معاونت:

پولیس کے ادارے نے عدالتوں کو مضبوط کیا۔ مجرموں کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرنا، عدالتی احکامات کی تعمیل کو یقینی بنانا، اور فیصلوں پر عمل درآمد

1۔ شاطبی، ابو اسحاق. الموافقات في أصول الشريعة فحہ 155، دار الکتب، 1992

2۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ترجمہ و تحقیق: محمد عبد القادر عطا، بیروت: دار الصادر، 1990، جلد 3، صفحہ 289

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

کرنا پولیس کی اہم ذمہ داری تھی۔[1]

عوامی اعتماد میں اضافہ:

پولیس کے منظم نظام نے عوام کو یہ اعتماد دیا کہ ان کے حقوق کا تحفظ ریاست کی اولین ترجیح ہے۔ اس سے ریاست اور عوام کے درمیان تعلق مزید مضبوط ہوا۔[2]

اسلامی اقدار کی ترویج:

پولیس کے نظام نے اسلامی معاشرتی اقدار کو فروغ دیا۔ عدل، انصاف، اور مساوات جیسی قدریں عوام میں راسخ ہوئیں، جس نے اسلامی تہذیب کو مزید تقویت دی۔[3]

عمرانی اثرات:

مثالی ریاست کا قیام:

پولیس کے ادارے نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ریاست کو ایک مثالی اسلامی ریاست کے طور پر پیش کیا۔ عدل و انصاف اور قانون کی حکمرانی کے اصولوں پر قائم یہ ریاست آنے والے حکمرانوں کے لیے ایک مشعل راہ ثابت ہوئی۔[4]

انصاف کا عملی نفاذ:

پولیس کے نظام نے ریاست میں انصاف کو محض ایک نظریہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک عملی حقیقت کے طور پر نافذ کیا۔ عوام کو فوری اور منصفانہ انصاف فراہم کرنا پولیس کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔[5]

عوامی تحفظ:

پولیس کے قیام نے عوامی تحفظ کو یقینی بنایا۔ یہ ادارہ عوام کے جان و مال کی حفاظت کا ضامن بن گیا، جس نے ریاست کے قوانین پر عوام کے اعتماد کو بڑھایا۔[6]

دنیا کے لیے ایک مثال:

پولیس کے ادارے نے دنیا کو یہ دکھایا کہ اسلامی ریاست کس طرح امن و امان اور قانون کی بالادستی کے ذریعے ایک ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دے سکتی ہے۔[7]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نظامِ پولیس کے اثرات اسلامی ریاست میں واضح طور پر نظر آتے تھے۔ عوام کو اپنے جان و مال کا تحفظ محسوس ہوتا تھا، اور

1۔ ابن جوزی، سیرۃ عمر بن الخطاب، جلد 2، صفحہ 68
2۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 290
3۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، جلد 1، صفحہ 125
4۔ شبلی نعمانی، الفاروق، صفحہ 227
5۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، جلد 1، صفحہ 130
6۔ شبلی نعمانی، الفاروق، صفحہ 230
7۔ ابن جوزی، سیرۃ عمر بن الخطاب، جلد 2، صفحہ 72

جرائم کی شرح میں نمایاں کمی دیکھنے کو ملی۔ شبلی نعمانیؒ اس بارے میں لکھتے ہیں :

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم کردہ نظامِ پولیس نے اسلامی ریاست میں ایک نئی روح پھونکی، جہاں ہر شہری خود کو محفوظ سمجھتا تھا، اور مجرموں کو معلوم تھا کہ قانون کا نفاذ ہر حال میں ہو گا۔"[1]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں پولیس کے ادارے کا قیام اسلامی ریاست کے لیے ایک سنگِ میل ثابت ہوا۔ یہ ادارہ نہ صرف داخلی امن و امان کے قیام میں کامیاب ہوا بلکہ اس نے عدل و انصاف، عوامی حقوق کے تحفظ، اور اسلامی اقدار کی ترویج میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اس نظام کی بنیاد پر آج کے دور میں بھی اسلامی ریاستوں کے لیے نظم و ضبط اور انصاف کے نفاذ کا ایک بہترین ماڈل تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں پولیس کے نظام کا قیام اور ارتقاء اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے، جس نے ریاست کو ایک منظم اور مربوط انتظامی ڈھانچہ عطا کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظم و ضبط برقرار رکھنے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے "الشرطہ" (پولیس) کے مستقل محکمے کی بنیاد رکھی، جو اس سے پہلے ایک باقاعدہ ادارے کی شکل میں موجود نہ تھا۔ تجزیاتی طور پر دیکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اقدام محض ایک انتظامی تبدیلی نہیں تھی بلکہ ایک فلاحی ریاست کے قیام کی طرف بڑا قدم تھا، جہاں قانون کی حکمرانی اور سماجی انصاف اولین ترجیح تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کے فرائض میں نہ صرف جرائم کا انسداد شامل کیا بلکہ راتوں کو گشت (عسس) کے ذریعے عوامی حالات کی نگرانی، بازاروں میں ناپ تول کی جانچ پڑتال (احتساب) اور قید خانوں کے قیام جیسے جدید تصورات بھی متعارف کروائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پولیس کا نظام اس قدر شفاف اور سخت تھا کہ حکام پولیس خود کو عوام کا خادم سمجھتے تھے اور کسی بھی قسم کی بدعنوانی یا اختیارات کے ناجائز استعمال کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس افسران کے لیے اعلیٰ اخلاقی معیار مقرر کیے اور ان کے احتساب کا ایک کڑا نظام وضع کیا، جس کی وجہ سے معاشرے میں خوف کے بجائے امن اور تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پولیس کو ایک ایسی قوت کے طور پر منظم کیا جو ظالم کا ہاتھ روکنے اور مظلوم کو انصاف دلانے کا ذریعہ بنی۔ مختصراً یہ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم کردہ پولیس کا نظام عدل و انصاف، عوامی خدمت اور ریاست کی رٹ برقرار رکھنے کا ایک ایسا مثالی نمونہ تھا جس نے آنے والے ادوار کے لیے ایک جامع طرزِ حکمرانی کی بنیاد فراہم کی۔

حوالہ جات:

- ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دارالفکر، 1990
- ابن جریر الطبری، تاریخ الطبری، دارالفکر، 2001
- ابن حبان، محمد بن حبان، الثقات، دارالمعرفہ، 2002
- شاطبی، ابو اسحاق، الموافقات في أصول الشريعة، دارالکتب، 1992
- ابن جریر الطبری، تاریخ الأمم والملوک، دارالکتب العلمیہ، 1997
- ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، دارالکتب العلمیہ، 2002
- ابن عساکر، تاریخ دمشق، دارالفکر، 1995

1۔ شبلی نعمانی، الفاروق، جلد 2، صفحہ 113، شبلی اکیڈمی، 2005

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

- ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، دارالکتب العلمیہ، 2002
- ماوردی، الأحکام السلطانیۃ، دارالسلام، 2013
- ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، دارالفکر، 1995
- ابن تیمیہ، احمد، السیاسۃ الشرعیۃ، دارالمعرفہ، 1997
- شبلی نعمانی، الفاروق، لاہور: دارالاشاعت، 2004